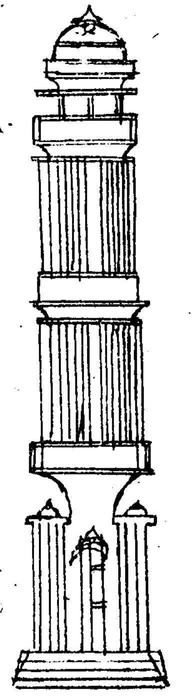
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان

دارالامان سے

شائع ہوتا ہے



الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے (صہ)

۲۔ خواص و سعادتمندوں سے (عہ)

۳۔ ہندوستان سے باہر (سے)

۴۔ غیر مذاہب والوں سے (۱۲ روپے)

۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے کم آمدنی والے لوگوں سے (۱۲ روپے)

نوٹ

عہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے

قادیان دارالامان مورخہ ۲ / اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۳ / رجب المرجب ۱۳۲۶ ہجری

ابھی سے انتظام کرو

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال اور رفع کے بعد پہلا سالانہ جلسہ آنے کو ہے جو حسب معمول دسمبر ۱۹۰۸ء کے ایام کرسمس میں بمقام قادیان ہوگا۔ میں ابھی نہیں کہہ سکتا کہ صدر انجمن اس جلسہ کے لئے کیا انتظام کرے گی۔ لیکن میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ چند ایسی باتیں پیش کروں جو صدر انجمن اور قوم دونوں کی توجہ طلب ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کا فرض ہے کہ اس جلسہ کو مفید اور کارآمد بنانے کے لئے ابھی سے فکر کرے۔ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کی حیات میں لوگ حضور کے منتظر رہتے تھے۔ اور بندگان الٰہی کے اوقات گرامی کی مصروفیت کسی باضابطہ پروگرام کی پابند نہیں ہو سکتی تھی اور کوئی پروگرام اس کے لئے تجویز نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے سب سے اول تو اس امر پر توجہ ہونی چاہئے کہ جلسہ کے ایام کا ایک خاص پروگرام ہو جو پہلے سے مشتہر کیا جاوے۔ یہ میں نہیں کہتا کہ اسے کس وقت مشتہر کرو۔ لیکن پروگرام ہونا ضروری ہے اور پروگرام میں اسبات کو ملحوظ رکھا جاوے کہ وقت جیسی قیمتی شے ضائع نہ ہو تاکہ ان اغراض و مقاصد کی تکمیل اور اصلاح کے لئے کافی وقت رکھا جاوے جو قوم کی اہم ضروریات میں اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ شاعری کے بڑھتے ہوئے مذاق کو روکنے کی بھی اصلاح ہونی چاہئے یہ خیال مجھے اسلئے پیدا ہوا ہے کہ سالانہ جلسہ کے پروگرام کو مختلف انجمنیں اور سوسائٹیاں دلچسپ بنانے کے لئے ایک اچھا خاص وقت شعر و شاعری کی بھی نظر کر دیتی ہیں۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری انجمن اس پہلو کو خصوصیت سے مدنظر رکھیگی اور تجویز پروگرام کے لئے اسے ابھی سے غور کرنا چاہئے کیونکہ سب سے اہم اور سب سے زیادہ مشکل یہی کام ہوتا ہے۔ اسکے بعد دوسرے انتظامی امور کی طرف متوجہ ہونا لازمی ہے۔ اگر اب سے اس سوال پر غور کیا جاویگا تو میری رائے میں اس وقت تک انتظام ہو جائے گا۔ اسکے متعلق بعض اور ضروری امور میں انشاء اللہ کرونگا جب انجمن اسپر کوئی نوٹس لیگی۔

پھر ایک اور امر جسپر انجمن کو اسوقت پہلا نوٹس لینا چاہیے وہ یہ ہے کہ عارضی کرایہ کے لئے ابھی سے کوشش کی جاوے جبکہ وقت بہت ہی تنگ رہجاتا ہے اسوقت اسکے لئے کوشش شروع کی جاتی ہے جو مفید نہیں ہوتی ہیں کئی سال سے اس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں اگرچہ پچھلے دو سال کسی حد تک توجہ ہوئی ہے۔ مگر نہونے کے برابر سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ اپنا فرض سمجھیں کہ ہمارے انتظامیہ کو ہدایت لیویں اور وہ اس معاملہ کو اسکے سلسلہ کہیں اور راہیں بتائیں کہ کسطرح پر راہیں ایک جاری قائدہ سے محروم کر لینے کی ممانعت کی کوشش کی ہے وقت بیکار ہو نہیں بلکہ کام کرنیکا ہے۔

اسکے بعد میں قوم کی طرف توجہ کرتا ہوں اس جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے ہماری سعی متفق ہونی چاہیئے اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اس دفعہ یہ مجمع کئی ہزار انسانوں کا مجمع ہو ہر ایک احمدی کو خواہ کچھ ہی ہو یہاں آنیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ سلسلہ عالیہ کی عظمت اور شوکت کا اظہار ہو اور قومی کاموں میں کچھ لینے کا نہیں مگر تعجب ہے مخالفین اگرچہ حضرت حجۃ اللہ کے رفع اور وصال پر اپنی امیدوں میں ناکام ہو کر مایوس ہو چکے ہیں۔ اور شرمندہ ہو گئے ہیں لیکن یہ وقت اور بھی انہیں شرمندہ کرنیکا ہے اسلئے ہر شخص کو ابھی سے یہاں آنیکی طیاری کرنی چاہیئے۔ ابھی پانچ مہینے باقی ہیں۔ ان مہینوں میں ہر شخص طیاری کی فکر کر سکتا ہے قوم کا فرض یہ ہے کہ وہ جلسہ کو کامیاب اور شاندار بنانے کے لئے بڑی جد و جہد کرے جلسہ کی کامیابی دو باتوں پر منحصر ہے اول اجتماع دوم قومی ضروریات کی تکمیل کے لئے فراہمی سرمایہ۔ یہ دو امر قوم کی خاص توجہ چاہتے ہیں۔ فراہمی سرمایہ کے لئے میری رائے میں اگر کم از کم ایکہزار آدمی ایسے نکل آئیں جو پچیس پچیس روپیہ خواہ خود دیں یا جمع کر کے لائیں تو کم از کم ایک مد کے لئے ہی کافی رقم جمع ہو سکتی ہے اسوقت یہ قطعی تجویز میں نہیں پیش کرتا یا انکو کامیاب بنانا قوم کے اختیار میں ہے خلاصہ یہ کہ اس سال کے جلسہ کو کامیاب اور شاندار بنانیکے لئے ابھی سے طیاری ہونی چاہیئے۔ اور قوم کو ابھی سے اپنے فرض کو پورا کرنے میں محنت چاہیئے۔ گزشتہ سے بہت زیادہ احباب اس دفعہ خصوصیت سے جمع ہونے چاہئیں اور فراہمی سرمایہ کے لئے بھی جوش سے سعی ہو۔

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی ایڈیٹر شائع ہوا۔

نوٹ اور نکات

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہمیشہ زندہ اور سلامتی کا سرچشمہ ہے اسلئے کہ وہ حی و قیوم خدا کا پسندیدہ اور برگزیدہ ہے جیسا کہ خود اسکی مجید و مبارک کتاب فرماتی ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام اسکی تاثیرات اسکے برکات دائمی ہیں اسکا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ خدا تعالے ہر صدی کے سر پر ایک مرد خدا کو بھیجتا ہے۔ جو عارف القرآن ہوتا ہے اسکا کام ہوتا ہے کہ تقاضائے وقت کے موافق ملت بیضا کو بدعات سے پاک و صاف کرے اور دشمنوں کے حملوں کو رد کرے اور قرآن کی اصل روح مسلمانوں میں پھونکے۔

یہہ صدی جو گذشتہ دس صدیوں میں اپنی نظیر نہیں رکھتی اسلام کیلئے سخت خطرناک صدی تھی جس میں اسلام کی حقیقت اور حقیقت کو اندر اور باہر سے مشتبہ کرنیکے لئے دوستوں اور دشمنوں نے سہواً یا ارادتاً بہت زور لگایا تہا اور علوم طبعی اور فلسفہ کے بڑہتے ہوئے شوق اور مغربیت کی بے قیدی اور آزادی کی رو پہلی سنہری نمائشوں نے مسلمانوں کے بچوں کو گمراہ کرنے کی لئے کوئی دقیقہ باقی نہیں چہوڑا تھا۔ نبوت معجزات اور خوارق۔ مخاطبات اور کشوف ملائکہ اور معاد پر ہنسی اڑائی جاتی تہی۔ ایسی حالت اور ضرورت میں اس صدی کا مجدد مجدد اعظم ہونا چاہئے تہا اور اسمیں وہ شمائل محمدیت ہونے لازمی تہے جو کفر کو ملیامیٹ کر دے چنانچہ خدا تعالے نے دستگیری کی اور اسی شان پر ایک ابن فارس کو وقت کے موافق بھیجا وہ دنیا میں رہا اور دنیا کا کام کرتا رہا اور آخر اپنے وقت پر رخصت ہوا اب وقت آیا ہے کہ اسکے لگائے ہوئے بیج اگیں اور اپنے پہل اور پہول دیں۔

[illegible] سوال کیا جاتا ہے اس سوال کے رنگ کے [illegible] کا ہی جواب اگر دیا جاوے تو یون ہو سکتا ہے کہ اسنے جو کچھ کیا اور [illegible] تصنیفات کو پڑہ [illegible] لگ جائیگا کہ کیا ہے لیکن مختصراً یہ ہے [illegible] اپنے قول سے اپنے عمل سے اپنی تعلیم سے یہہ ظاہر کر دیا کہ ایک ہی اکیلا خدا پرستش کے قابل ہے وہ بادشاہ کیطرح معطل اور بیکار نہیں جیسا کہ بعض [illegible] سمجھتے ہیں بلکہ پہلے نظام کائنات مقرر کیا ہے اسی طرح پر نظام روحانی ہے جسکے لئے اسنے وحی و الہام اور مکالمات اور مخاطبات الہیہ اور کشوف صادقہ کا وجود ثابت کیا نبوت و رسالت کا کلی ثبوت بہار خوارق اور معجزات کا مشاہدہ کرا دیا اور اسطرح دنیا میں ثابت کر دیا کہ زندہ مذہب اسلام اور زندہ کتاب قرآن مجید اور زندہ نبوت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے۔

انسان [illegible] عجیب و غریب خود [illegible] تا وقتیکہ [illegible] بہت [illegible] اور [illegible] کے ذریعہ نہایت [illegible] کمال ہو کر رجوع الی اللہ

کا مقام ہی وہ اکسیر ہے جو موت کے بعد زندہ کرتی ہے اور یہی وہ دوا ہے جو ہر مرض کا علاج ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ یہ بہی اسی کے فضل سے ملتی ہے جیسے کہ ہان یہ صادقوں کی صحبت میں ہوتی ہے۔ وہی اسکے اہل ہیں انکی تاثیر صحبت یہ رنگ پیدا کر دیتی ہے بشرطیکہ وہ جو ذوق کو پائیں اور اسکی صحبت میں رہیں۔

اللہ تعالیٰ کیساتھ تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنیکی پہلی منزل یہی ہے۔ کہ اسکے حسن اور احسان پر تدبر کرے اسلئے کہ یہ دونوں امر انسان کو اسکے عشق اور محبت میں مبتلا کر دینے والے ہیں اللہ تعالیٰ کا حسن اور اسکی صفات کاملہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اور اسکے احسان کا مشاہدہ نظام کائنات کے مطالعہ سے خصوصاً اس حالت میں معلوم ہوتا ہے کہ اس نظام کائنات میں خود اسکا اپنا وجود کسقدر فیض پاتا ہے یہ باتیں قلب پر مؤثر ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ خدا کی مجید کتاب نے انعامات الٰہیہ کا بار بار ذکر کیا ہے۔ پر اس عشق اور محبت کے بڑہانے کے لئے اول درد اور سوز کا ہونا ہے کیونکہ درد انسانی جذبات اور شہوات پر پانی پڑ جاتا ہے اسکو ایکدم سے مسکن کی حالت پڑتی ہے پہر اس سے محبت کے بڑہانیکا دوسرا ذریعہ دعا پیدا ہوتا ہے اپنے تمام امور و مہمات کا سرانجام اللہ تعالے ہی سے چاہے عسر یسیر ہر کاروبار میں اسی پر نظر ہو۔ پہر محبت کے بڑہانے کے لئے خدا کا خوف بہی ضروری چیز ہے اس سے اسکی عظمت و شوکت دل پر غلبہ کر کے خودی اور خود روی کے خس و خاشاک کو جلا دیتی ہے پہر ازدیاد محبت کے لئے ادب کی رعایت لازمی ہے قول سے فعل سے کسی حرکت و ادا سے اللہ تعالیٰ کی ہتک اور توہین اور اسکی صفات کا نقش نہ ہو پہر محبت گنگناہٹ سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ اسکی حمد و ثنا کرے اسکی عظمت و جلال کے اظہار کے لئے زبان کہلی رکہے پہر محبت۔ خدمت سے بڑہتی ہے اور یہ خدمت شفقت علی خلق اللہ ہے پہر محبت بڑہانے کیلئے صبر ضروری شے ہے سارے صبر مراد عزم کامل ہے اور ان سب امور کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالے کے محبوب کی اتباع کیجاوے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم یعنے اگر تم چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالے کے محبوب ہو جاؤ تو اسکی ایک ہی راہ ہے کہ میری اتباع کرو۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالے تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے تمام حیوانی لوث شہوانی جذبات فنا ہو جائینگے آیندہ بدی صادر نہ ہوگی اور تمہاری گذشتہ بدیون کے بد نتائج ظاہر نہ ہونگے گویا عشق الہی اور محبت ربانی کے تمام ذرائع اور اسباب کا خلاصہ اور نچوڑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کامل ہے اس اتباع میں یہہ تاثیر اور قوت ہے کہ وہ انسان کو دنیا کی لذات اور تعیشات کو اسکی نظر میں باوجود انہیں رہنے کے ہیچ بنا دیتا ہے۔ اور اسکا تعلق مولا کریم سے ایسا مستحکم اور مضبوط کر دیتا ہے کہ کوئی شے اسے کاٹ نہیں سکتی ہے یہ زبانی دعوے ہی نہیں بلکہ یہ ایک ثابت شدہ واقعہ اور ایک مؤید صداقت ہے دنیا کی تاریخ میں اوراق سنہری رہیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت کے کارنامون سے بہرے ہیں صحابہ کرام کی لائف اور سیرۃ کو پڑہو اور پہر غور کرکے بتاؤ کہ وہ کیا تہے کیا ہو گئے اور کیونکر ہو گئے مال اور جان کا دینا آسان امر نہیں عزیز و رشتہ دار اور اہل وطن کو الوداع کہدینا سہل نہیں ہے لذائذ دنیا کا میسر ہونا اور آسایش کو مد نظر رکہکر کوئی انسان ہجرت کر سکتا ہے لیکن جہان کوئی فائدہ اور آسایش نہو وہان اسکی نظیر پیش کرنا ناممکن ہے دنیا کی تاریخ عاجز ہے کیا کہوں

کیا یہہ زندہ شہادت نہیں ہے؟

دور کی بات جانے دو اسی صدی میں تمہارے ملک و وطن میں قادیانی امام نے ہمارا نمونہ نہیں دکہایا۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں کہو گیا اور ایسا محو ہوا کہ آقا اور غلام کا امتیاز بظاہر اٹھ گیا مگر در حقیقت آقا آقا ہی تہا صلی اللہ علیہ وسلم اور غلام غلام ہی ہے بلکہ غلام اپنے اس اتباع میں خود فرد ہو گیا مولٰی کریم کا محبوب ہو کر جن انعامات کا مورد ہوا دنیا جانتی ہے۔ افسوس جاننے والوں نے اسے نہ پہچانا جو آیا اور گذر گیا

میں آجکل احیاء العلوم کو پڑہا کرتا ہوں اور اس سے میری غرض زیادہ تر یہہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت میں فلسفہ اخلاق کے باب میں غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے فلسفہ اخلاق کا موازنہ کروں بعض بعض مقامات پر عجیب لطف آتا ہے اور کبہی کبہی یہ خیال گذرتا ہے کہ امام نے شاید اسی زمانے کے ہندوستان کے حالات دیکہکر لکہے ہیں کتاب ذم الغرور میں انہوں نے اہل علم کا جو عنوان قائم کیا ہے اسمیں لکہتے ہیں کہ علماء میں سے جو غرور میں مبتلا ہیں۔ انکے گروہ متعدد ہیں۔ ایک گروہ ہے جو علم و عمل کا پابند ہے خباثت نفسانی کی بابت سے واقف ہے یہی جانتا ہے کہ شریعت نے ان اوصاف کو برا کہا ہے لیکن اپنے نفس کی نسبت اسکے خیال میں ہی نہیں آتا۔ کہ وہ اس خصائل بد سے آلودہ ہو سکتا ہے اور جب اسیران باتونکے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ تو اسکا نفس عجیب تاویلون سے اسکو دہوکہ دیتا ہے کہ تکبر اور شہرت پسندی کو وہ اسپر محمول کرتا ہے کہ یہ کبر اور طلب جاہ نہیں بلکہ اسلام کی عزت ہے اور وہ یہ نہیں کہتا ہے کہ ذلیل لباس پہننا مجالس میں نیچے بیٹہنا معمولی حیثیت سے رہنا میں بے تکلف گوارا کر سکتا ہوں لیکن اس سے مذہب کے اعزاز میں فرق آتا ہے اور دشمنان دین کی نظروں میں علماء کی شان گہٹتی ہے اسلام کی عزت علم کا شرف مذہب کی تائید اہل بدعت کی تذلیل بغیر اسکے کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہ حوصلہ مندی اور بلند نظری زندگی بسر کیجاوے معصوم کو رشک و حسد کیوجہ سے برا کہتا ہے۔ اور انپر ردو قدح کرتا ہے لیکن غلطی سے سمجہتا ہے کہ یہ حق پرستی کا جوش ہے اور منکرین حق کے مقابلہ میں سکوت کیونکر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ان حالات کو موجودہ حالات سے مقابلہ کرو تو نقش ثانی کو نقش اول سے بڑہا ہوا پاؤگے۔ اللہ رحم کرے۔

صحابہ کی سیرت پڑہکر بے اختیار درود شریف پڑہنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے کیسی حق گو اور حق جو اور حق جو اور حق پسند قوم پیدا کر دی تہی سیر کی کتابوں میں جلیل الشان صحابی خلیفہ عمرؓ کا ایک واقعہ لکہا ہے۔ کہ ابو موسی الشعری کی عادت تہی کہ خطبہ میں حضرت عمرؓ کا نام لیکر انکے حق میں دعا کرتے تہے۔ اور حضرت عمرؓ کے سوا کسی صحابی کا ذکر کرتے تہے ضبہ بن محصن عنبری نے خطبہ میں کہڑے ہو کر کہا کہ تم ابوبکرؓ کا نام کیوں نہیں لیتے کیا عمرؓ ابوبکرؓ سے افضل ہیں؟ ابو موسی الشعری نے یہ واقعہ حضرت عمرؓ کو لکہ بہیجا حضرت عمرؓ نے ضبہ کو مدینہ میں طلب کیا ضبہ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ تم کس امر کو مجہکو بیان کیا ہے حضرت عمرؓ نے کہا ابو موسی الشعری سے اور تم سے کیا معاملہ پیش آیا انہوں نے حقیقت حال عرض کی حضرت عمرؓ رونے لگے اور کہا کہ واللہ تم بر سر حق ہو اور پہر کہا کہ میری خطا ہوئی معاف کرو یہ واقعہ قابل غور ہے حضرت عمرؓ جیسا عظیم الشان خلیفہ باوجود ہیبت و رعب جو انکو حاصل تہا۔ ایک معاملہ میں اپنی غلطی معلوم کر کے ایک معمولی انسان کے سامنے اقرار کرتا اور عفو تقصیر چاہتا ہے گویا جیسا آدمی خلیفہ وقت کی شان و شوکت سے کچھ بہی مرعوب ہو کر حق گوئی سے نہیں رکتا اسکی جرأت کیا ہے اسکی جڑ وہی تطہیر اور تزکیہ ہے۔ جو سرور کائنات نے انکی کی تہی ضبہ یقین رکہتا تہا کہ حق میں قوت ہے

بعض خطوط کا خلاصہ

اخلاقی جرأت

اخلاقی جرأت کی ایک رہ مثال ایک اعلیٰ نوجوان نے لنگڑیہ ضلع جالندھر میں دکھائی ہے یہ نوجوان غلام قادر خان ہے اس نے اپنی شادی کی تقریب پر یہ عہد کر لیا تھا۔ کہ کوئی امر خلاف شریعت نہ ہو۔ نو میں شادی کرتا ہوں راجپوت قوم رسم و رواج کی پابند اور شہرت پسند ہے خصوصاً جب پاس پیسے بھی ہوں۔ ابتداً تو سب کام اسی طرح ہوئے لیکن جب برات میں اس کی خلاف مرضی راستہ ہی میں انگریزی باجا بجانا شروع ہوا تو اس نے یہ گوارا کیا کہ خود الگ ہو جائے۔ اور صرف کثیر اد شادی کی امنگوں کی بھی پرواہ نہ کی مجبوراً شادی کی تقریب کا التوا ہوا اس قسم کی اخلاقی جرأتیں قوم پر اچھا اثر ڈال سکتی ہیں اللہ تعالیٰ اسکی جزا ہو۔ (آمین)

شادیوں کے نوٹس

یعنے ابتداً حضرت حجۃ اللہ مسیح موعودؑ کے اس اشتہار کی بنا پر جو ناطوں اور رشتوں کے متعلق آپ نے شایع فرمایا تھا۔ یہ التزام کیا تھا۔ کہ اس تحریک کو عام کرنیکے لئے ایسے اشتہارات الحکم میں دے دیا کریں۔ بعضوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور آئندہ کے لئے ایسے اشتہارات مفت نہ چھاپے جائینگے۔

انجمنہائے احمدیہ کی روئدادیں

اس امر پر میں نے توبارہا توجہ دلائی ہے کہ احمدی انجمنوں کو اپنے جلسوں کی روئدادیں اخبارات میں چھپوانی چاہئیں۔ اس سے جہاں انجمنوں کو کام کرنے کی تحریک ہوتی ہے وہاں انجمنوں کی علم حالت کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔ انجمن احمدیہ پٹیالہ نے ۱۹ جولائی کے جلسہ کی روئداد بھیجی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اول مولوی عبداللہ خانصاحب نے قرآن شریف کا درس دیا۔ پھر تشحیذ الاذہان کے مضمون متعلقہ مرتد ڈاکٹر کو سنایا۔ آخر مولوی عبدالصمد نے دعائیہ نظم اور ڈاکٹر مرتد کے متعلق ایک مضمون سنایا۔

پھر صدر انجمن کے استفسارات کے جواب میں قرار پایا کہ بورڈنگ ہوس جدید کی عمارت پختہ وخام ہو اور مدرسہ میں دینیات کی تعلیم بعد انٹرنس ہو مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ کی فہرست کی تکمیل کی جاوے ایسا ہی سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کی درخواست پر احمدی نوجوانوں کے فارم ہائے ممبری پر کرا کر ارسال کئے گئے اور خاص پٹیالہ شہر میں ایک احمدی لائبریری کی تجویز پاس ہوئی۔

ایک گندی گالیوں کا خط

مجھے رنگون سے ایک گندی گالیوں کا خط ملا ہے جس میں نظم و نثر میں خوب دل کھول کر گالیاں دی ہیں۔ ایڈیٹر کی قسمت ہی عجیب ہوتی ہے جن خط کو آگ کے حوالہ اور

ایمان دینے والے کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اور اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہوں کہ گالیاں کھا کھا کر اور پھولا نہیں سماتا۔

رفع تکلیف حجاج

ایڈیٹر البلاغ بمبئی اطلاع دیتے ہیں کہ حاجیوں کو تبدیل سکہ کے لئے جو تکلیف ہوتی ہیں۔ انکو رفع کرنیکے لئے ایک کمپنی بنائی جاوے جو سلطنت عثمانیہ کا سکہ انہیں تبدیل کر دیا کرے۔ میں اس کمپنی کے متعلق کوئی رائے نہیں دے سکتا۔ اگر کسی ایسی کمپنی کی واقعی ضرورت ہے تو بمبئی کے کسی مسلمان لیڈر کو آمین حصہ لینا چاہئے کیا مسلم لیگ اپنا دائرہ اثر وسیع کر سکتی ہے؟ بہرحال جو صاحب خط و کتابت کرنا چاہیں وہ ادیٹر البلاغ پوسٹ بکس ۸ بمبئی سے کریں۔

درخواست دعا

منشی نقھلو اللہ دفتر محاسبی بہاولپور اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو شفاء کامل عطا فرماوے۔ آمین۔

طلب مدد

علی احمد احمدی کلرک محکمہ کمشنری لاہور پہلوی کی ہی تنخواہ احمدی کی ملازمت کی خواہش رکھتے ہیں کہ آٹھ دس روپے تنخواہ کی ملازمت کا بندوبست ہو جاوے وہ اسلام سمجھ کر احمدیت کی وجہ سے اسے نکالا جاتا ہے میری رائے میں لاہور کی انجمن احمدیہ میں درخواست کریں۔ اور منشی محمد حسین کلرک لاہور چھاؤنی کی معرفت کریں۔

تشحیذ الاذہان کا جلسہ

سکرٹری صاحب مجھے اطلاع دیتے ہیں کہ میں انکا یہ اعلان شایع کر دوں کہ ۷ اگست ۱۹۱۲ء بروز جمعہ انجمن تشحیذ الاذہان کا خاص اجلاس ہوگا سب ممبران کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے۔ جہاں تشریف لاوینگے چوہدری فتح محمد صاحب۔ حضرت مسیح موعود و صداقت اسلام پر اور حضرت صاحبزادہ صاحب انجمن تشحیذ الاذہان پر تقریر کرینگے۔

دارالامان کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ادام اللہ برکاتہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور قوم کی بہتری اور بھلائی کے لئے دلسوز دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔

۲۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام اپنے خاندان کے بمع خیر و عافیت حمد الٰہی کرتی ہیں۔

۳۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن رخصت لے کر دارالامان میں آئے ہیں تا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت میں رہکر قرآن کریم اور حدیث شریف کی تعلیم حاصل کریں۔

۴۔ موسم میں برسات کا پورا رنگ آگیا ہے قریباً ہر روز بارش ہوتی ہے پچھلے دو تین دن بہت کھلکر بارش ہوئی۔ اور آج اسوقت تک آسمان بادلوں سے گھرا ہوا ہے۔ اب برسنے لگا۔

۵۔ یہاں جو ہوس ٹیکس لگایا گیا ہے اسکی ترمیم کے لئے میں گذشتہ اشاعت میں کچھ لکھ چکا ہوں بعض لوگ چندہ جمع کر رہے ہیں تا کہ ایک درخواست اس امر کے متعلق دیں۔

معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے بھنگیوں نے درخواست دی ہے۔ کہ انہیں ہوس ٹیکس سے بری کیا جاوے میں بڑے زور سے اس امر کا موید ہوں کہ یہ فہرست ترمیم ہونے کے قابل ہے اور امید ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اس کی سفارش کرینگے۔

واعظین سلسلہ

سلسلہ کے لئے واعظین کی ضرورت پر کسی گذشتہ اشاعت میں میں نے لکھا تھا۔ ایسا ہی شیخ غلام احمد صاحب کے بحیثیت واعظ روانہ ہونے کی خبر الحکم کا پرچہ شائع ہو چکا۔ شیخ صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت وعظ کے لئے ۲ اگست ۱۹۱۲ء تک یہاں سے روانہ ہونگے ۲۱۔ جولائی کو بعد نماز جمعہ شیخ صاحب نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جو پر جوش اور زندہ دل تھی اسکا خلاصہ میرے الفاظ میں یہ ہے

سچے واعظین انبیاء علیہم السلام اور خدا تعالیٰ کے مامور ہوتے ہیں اسلئے کہ انکا تکلم خدا تعالیٰ کے اور اپنا اور اشارہ اسکی حفاظت اور نصرت کے نیچے ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو کہ امر حق سکھ پہر کفا سا ہوتے ہیں تاہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر ایک کا کام ہی ہے۔ اس لحاظ سے ہر شخص واعظ بھی ہو سکتا ہے۔ گو یہ کام بہت نازک ہے جلس میں مختلف خیال اور مذاق مختلف قابلیت اور طبقے کے لوگ ہوتے ہیں عام طور پر واعظ ان مشکلات میں ہوتا ہے اور نہیں جانتا۔ کہ سامعین کیلئے کونسا مضمون مفید یا دلچسپ ہوگا لیکن میرا اپنا ایمان یہ ہے کہ اگر وہ اس طریق کو مدنظر رکھتا ہے تو شرک کرتا ہے اسکا وعظ محض خدا کے لئے ہونا چاہئے جو امر حق اسے معلوم ہے جن الفاظ میں اسے ادا کر سکتا ہو ادا کرے۔ اس بات کا خیال نہ کرے کہ لوگ خوش ہونگے یا ناراض خدا تعالیٰ کی رضا مقدم ہو۔ میں خدا کے فضل سے اسی مقصد کو لیکر نکلنا چاہتا ہوں۔

اسلئے ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ ہم سچی اطاعت کریں اور اسکے لئے یہ طریق بتایا ہے کہ ملکر کام کریں برکت اسی میں ہے خدا تعالیٰ نے اسکے ہاتھ سے ہماری دستگیری کی ہے ایک خلیفہ کے ماتحت ہمکو رکھا ہے۔ اور اسکے ماتحت ایک انجمن ہے نگران ہے پس صدر انجمن احمدیہ کے کسی حکم کی سرتابی نہیں ہونی چاہئے جو لوگ یہاں قادیان میں رہتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر کرنا چاہئے کہ وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں خدا تعالیٰ کا موعود خلیفہ مہدی اور مسیح ہو کر آیا وہ اسکے حواری بنکر بہت بڑے فضلوں کے وارث ہیں اگر یہاں رہکر بھی یہی سیکھا کہ دو چار آدمی ایک جگہ ملکر بیٹھ گئے اور گپ بازی اور نکتہ چینی میں اپنے وقت کو کھو دیا تو یاد رکھو تم اس نعمت کا کفران کرتے ہو تم میں باہم محبت ہمدردی اور اخوت ہونی چاہئے ایک کا دکھ ہو ایک کی خوشی ہو سب شریک ہوں میں اسکی پرواہ نہیں کرتا۔ کہ مجھے کیا کہا جائیگا اسلئے میں کھول کر کہدیتا ہوں۔ کہ ابھی یہ باتیں تم میں نہیں بہت ہی تھوڑے ہیں جنکا دل تو کسی بھائی کی مصیبت پر درد مند ہوتا ہو ورنہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک کسی تکلیف میں ہوتا ہے تو دوسرے اسکی اس مصیبت پر ہنس رہے ہیں جہالت ہی ہو تو تم بتاؤ تم نے کیا کیا۔ کہ کافر اور مومن کہلا کر لیا کیا۔ تم میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا صحابہ کے حالات پر نظر کرو کہ انہوں نے کس طرح ایثار سے کام لیا۔ جو ہمدردی اخوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قایم کی تھی وہی ہمارا آقا مسیح موعودؑ قایم کرنا چاہتا تھا۔ پس اب تمہارا فرض ہے کہ اس غرض کو پیدا کرکے دکھلاؤ تمہارا

کوئی کام خلیفۃ المسیح اور پھر صدر انجمن کے احکام کے خلاف نہو۔ نور الدین کی زندگی کو غنیمت سمجھو ورنہ وہ وقت بھی آنیوالا ہے یہ بھی تم میں نہ ہوگا میں قادیان کی جماعت کو سب سے زیادہ ذمہ وار سمجھتا ہوں اسلئے کہ تم نے حضرت مسیح موعودؑ کے نمونہ کو دیکھا اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ کلام کو سنا تم بہت بڑی حجت کے نیچے ہو۔ اپنی اصلاح کرو باہم مودت اور محبت پیدا کرو۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا خصوصیت سے رشتہ محبت کے بڑھانے کی بیعت لینا بتاتا ہے۔ کہ محبت نہیں ہے۔ باہم ہر غرض تقوے اللہ اختیار کرو اور پورے مومن بنو۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نازل ہو اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور ملکر کام کرو۔

القول الفصیح فی تائید المسیح

۱۶ جولائی ۱۹۱۴ء کے درس قرآن شریف کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ آج مجھے ایک نہایت ہی لطیف سوال اور اس کا نہایت ہی لطیف جواب پہنچا ہے چونکہ وہ ایک علم اور معرفت کا نکتہ ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ میں تم لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کردوں۔

وھو ھذا

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضرت اقدسؑ سے آپ کی زندگی میں یہ سوال کیا کہ ہم لوگ آپ کے واسطے آپ کی زندگی میں اور بعد الموت کس رنگ میں دعا کریں؟ نفس سوال ہی کس شان کا ہے؟ صاحب ذوق لوگ اسکو خوب سمجھتے ہیں مگر اسکا جواب جس ایمان اور صداقت کا ثبوت ملتا ہے وہ نہایت ہی پر ذوق اور وجد انگیز ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ میرے واسطے جب جب بھی کوئی دعا کرے تو ان الفاظ میں کرے کہ جب نبی کریم کیواسطے دعا کرے۔ اور آپ پر درود بھیجے تو ہماری واسطے بھی ان الفاظ میں اللہ جل شانہ کے حضور التجا کرے۔ کہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ

اب ظاہر ہے کہ اس میں حضرت اقدسؑ نے اپنا نام یا کوئی اور خصوصیت نہیں کی۔ بلکہ صرف **خلفاء محمد** کے واسطے دعا کا ارشاد فرمایا۔ غور کرنے والے دل اور ایک پاک دل اور خدا ترس متقی انسان کے واسطے صرف یہی ایک امر آپؑ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونیکا کافی ثبوت ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر (نعوذ باللہ) آپؑ کے یہ تمام دعاوی از خود ساختہ اور افترا ہی ہوتے۔ تو آپؑ ان الفاظ میں دعا کرنے کے واسطے ہرگز ہرگز نہ فرماتے۔ بلکہ نام وغیرہ کی خصوصیت کی ضرور قید لگاتے۔ پس موجودہ صورت جواب اس امر کی ایک روشن دلیل ہے کہ حضرت اقدسؑ کو اپنے مامور من اللہ اور خلیفۃ اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین ہونے کا یقین کامل تھا۔ اور آپؑ کو پورا وثوق اور بصیرت حاصل تھی کہ آپ کا نام آسمان پر خدائی دفتر میں **خلیفۃ اللہ** اور خلیفہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم درج ہے۔

اور ضروری ہے کہ جب کوئی مومن صدق دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریگا۔ تو آپؑ کو ان دعاؤں کا اثر ضرور پہنچیگا۔

حضرت خلیفۃ اللہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعودؑ کے دشمنوں اور ان لوگوں کے واسطے جو لوگ آپؑ کو نعوذ باللہ مفتری اور کذاب وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں یہ امر قابل غور ہے۔ کہ اگر آپؑ واقع میں ویسے ہی ہوتے۔ جیسا کہ ان لوگوں کو شیطان نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ اور دل میں آپؑ کو اپنی ماموریت اور منجانب اللہ ہونے کا یقین نہ ہوتا تو آپ کم از کم اپنے واسطے اس رنگ میں تو دعا کرنے کی تعلیم نہ فرماتے۔ بلکہ اپنے واسطے کوئی خاص خصوصیت پیدا کر جاتے۔

ایک غور کرنیوالا دل و دماغ اگر صدق نیت اور خلوص طویت سے حق کی پیاس اور سچی تڑپ لیکر انہی باتوں میں غور کرے کہ اس پاکباز انسان نے اپنے نفس کیواسطے کیا کیا؟ پھر اپنے نفس کے بعد انسان کو اپنی اولاد اور اقارب کا خیال ہوتا ہے۔ تو انکے واسطے آپنے کیا کیا؟

یہ دو سوال اور ان کے جواب ہی اس کے واسطے حق پا جانے کیواسطے کافی ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پاک دل اور طالب حق ہو۔

اپنے نفس کے واسطے تو آپؑ نے یہ کیا۔ کہ تم ہمارے واسطے دعا کرو۔ اور وہ بھی نام لے کر نہیں۔ کسی خصوصیت سے نہیں بلکہ یوں کہو کہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ

باقی رہی اولاد اور اقارب سوان کو بھی آپؑ نے اللہ کے سپرد کیا ہے۔ اور آپ کی وصایا میں کبھی نہ پاؤ گے۔ کہ میری اولاد کی خدمت کرنا۔ یا میری اقارب کو نذر نیاز دینا۔ بلکہ آپ کی وفات پر باوجود آپ کی اولاد اور اقارب میں سے لایق اور قابل انسانوں کے ہوتے ہوئے ایک غیر کا خلیفہ مقرر ہونا اور پھر تمام خاندان نبوت کا اس کو صدق دل اور شرح صدر سے خلیفہ مان کر اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا۔ یہ بھی آپؑ کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے۔

اب بھلا تم ہی اے دشمنان مسیح اور مکذبان رسل خدا ذرا انصاف سے بتاؤ کہ کیا یہی علامات ہیں جن سے تم نے ایک فنافی اللہ اور فنافی الرسول پاکباز کے حق میں حب دنیا اور جاہ طلبی کے فتوے دئے ہیں۔ یٰلیت قومی یعلمون

پس یقین جانو۔ کہ جس رنگ میں اس صادق انسان کے حالات میں اور طرز زندگی میں غور کروگے اور آپ کی لایف کا جو ورق بھی الٹوگے اسی میں لکھا ہوگا۔ کہ آپؑ ضرورت حقہ کے وقت آئے۔ اور صادق تھے۔ مصدوق ہوئے اور عین وقت پہ اپنا تمام کام پورا کر کے رفیق اعلیٰ میں جا ملے پس ہم دل سے دعا کرتے ہیں۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی خلفاء محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کپورتھلہ کی ملتمس بخدمت میں

آج کل مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ملک کے مختلف حصص سے مخالفین معاندین کی کائیں کائیں کا شور بلند ہو کر خموشی طاری ہو چکی ہے اور مخالفت میں لوگ ناخنوں تک اپنا زور لگا کر خاموش ہیں لیکن تاہم ابھی تک کبھی کبھی کسی اخبار کے ذریعہ سے کوئی کوئی بے ہنگم آواز آجاتی ہے ہماری جانب سے اب اسقدر مضامین شایع ہو چکے ہیں۔ اور ہر ایک مغالطہ اور اعتراض کا نہایت تفصیل اور تشریح کے ساتھ ایسا کافی و شافی جواب دیا جا چکا ہے کہ اب کچھ لکھنے اور جواب دینے کی ضرورت نہیں رہی باقی یہ تو بہت آسان ہے کہ جس اعتراض کا ہم کل جواب دے چکے ہیں آج اسی اعتراض کو کوئی دوسرا شخص بیشرمی سے پھر پیش کر دے۔ اور اسی طرح برسوں کوئی اور غرض کہ ہم کو فرداً فرداً ہر معترض کے جواب دینے کی احتیاج نہیں۔ ہاں اگر کوئی اعتراض ایسا ہے کہ جسکا جواب ہماری طرف سے نہیں دیا گیا تو پھر البتہ حریف کا حق ہے۔ کہ وہ جواب کے لئے ہمیں تقاضا کرے۔ میرے ایک معزز دوست اور بزرگ بھائی نے کوہ منصوری سے مجھکو بتاکید لکھا کہ کپورتھلہ اخبار مطبوعہ ۱۱۔ جولائی کے مندرجہ مضمون کا جواب ضرور شایع ہو لہذا بتعمیل ارشاد آن مکرم ذیل میں مختصراً چند سطور لکھتا ہوں۔ پہلی قابل توجہ بات یہ ہے۔ کہ اخبار کے آخری کالم میں صاف درج ہے۔ کہ "یہ اخبار بسر پرستی ہز ہائنس سر مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست کپورتھلہ شایع ہوتا ہے اور مذہبی مباحثوں اور فضول یاوہ گوئیوں سے پاک ہے" میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایڈیٹر کپورتھلہ اخبار نے اس مراسلت کے اخبار میں درج کرنے سے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے؟ اور کیا اس نے مذہبی مباحثوں اور فضول یاوہ گوئیوں کی اشاعت سے سر مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ اور ذمہ دار اہلکاروں کی عزت پر حملہ نہیں کیا؟ اگر ایڈیٹر کپورتھلہ اخبار نے اپنی خط پر اصرار کیا اور اپنی غلطی کا اعتراف نہ کیا تو آیندہ وہ خود جواب دہ ہے مضمون زیر توجہ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مضمون نگار کہتا ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی عمر اسی ۸۰ یا اسی ۸۰ برس کے قریب نہیں ہوئی اسلئے اسکے دل میں کچھ شک پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس شک کا مرزا صاحب کے مریدوں سے ازالہ چاہتا ہے مضمون نگار کو جو مغالطہ لگا ہے یا اس نے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہا ہے

انشاء اللہ آگے چل کر اس کے متعلق لکھا جائے گا۔ لیکن یہ بات سمجھ مین نہین آتی۔ کہ جب مضمون نگار کو صرف یہی ایک شک پیدا ہوا ہے۔ جسکو وہ نہایت منت و سماجت کیساتھ مرزا صاحب کے مریدون سے رفع کراتا اور ثواب اور اپنی ممنونیت کا لالچ دلاتا ہے۔ تو اس نے اب تک یعنے اس شک کے پیدا ہونے سے پہلے تک حق کے قبول کرنے اور باطل کو چھوڑنے مین کیون قدم نہین اٹھایا۔ مجھکو جہان تک معلوم ہوا ہے۔ راقم مضمون تقریباً نو سال سے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیمات دعاوی اور دلائل سے واقف ہے۔ صرف اس غرض سے کہ کسی جعفر علی یا حامد حسین کو نہ سہی تو ان کے سوا کسی اور سعید روح کو فائدہ پہنچ جاویگا۔ کچھ مختصراً لکھنے کی تکلیف گوارا کیجاتی ہے۔ سنئے آپ اگر ہم لوگون کے مخالف اور ضدی نہین ہین۔ تو یہ بتایئے کہ آپنے کسی راستباز کو راستباز ماننے کے لئے کونسا معیار قایم کیا ہے۔ تاکہ اسی معیار کی بنا پر آپ کو جواب دیا جائے۔ اگر آپ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے پیغمبرون کو راستباز مان چکے ہین اور سچا جانتے ہین۔ اور قرآن شریف کو خدا تعالےٰ کی کتاب مانتے ہین۔ تو آپ کا یہ ایک کیا اگر ہزار شکوک بھی ہون تو رفع کئے جا سکتے ہین۔ براہین کے حصہ پنجم مین حضرت مسیح موعود نے اسی برس والی پیشگوئی کے متعلق صاف لکھا ہے کہ عمر اسی برس سے پانچ چھ سال زیادہ ہو گی۔ یعنی ۷۴ سال کی عمر سے ۸۶ سال کی عمر تک پیشگوئی کا زمانہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا حضرت مرزا صاحب کی عمر وفات کیوقت کیا تھی؟ حضرت مرزا صاحب نے ڈوئی کے مقابل مین جو اشتہار شایع کیا ہے اُس مین اپنی عمر ۶۶ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے حضرت صاحب کی عمر کے ۷۵ سال قمری بنتے ہین پھر نصرۃ الحق مین سنہ ۱۳۲۳ھ مین آپ لکھتے ہین کہ میری عمر ستر سال سے اوپر ہے لہذا آپ کی عمر کے قمری سال ۷۵ بنتے ہین۔ اخبار زمیندار کے ایڈیٹر (جو حضرت صاحب کے مرید نہین ہین) سنہ ۱۹۰۱ء مین حضرت صاحب کی عمر کا ۷۴ سال ہونا لکھتے ہین اور اسکو اپنی چشم دید شہادت بتاتے ہین۔ اس حساب سے بھی عمر تقریباً ۷۵ سال قمری بنتے ہین مرزا سلطان احمد صاحب ای۔ اے سی کے بیان سے بھی عمر تقریباً ۷۵ سال ہی ثابت ہوتی ہے۔ جب کہ ۷۴ سے لیکر ۸۶ سال تک پیشگوئی کا زمانہ تھا۔ اور عمر ۷۴ سال سے زیادہ ہوئی پھر اعتراض کی کونسی بات رہگئی۔ اور شک کس بات پر پیدا ہوا۔ آپ کا یہ کہنا کہ حضرت مرزا صاحب کی عمر بعض تحریرون سے ایک آدھ سال کم ہی ثابت ہوتی ہے۔ اسی کے جواب مین ہماری طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ حضرت صاحب کی عادت نہ تھی۔ کہ شمار و اعداد اور حسابات کی طرف زیادہ توجہ اور احتیاط سے کام لین اسلئے تخمیناً کسی تحریر مین ایک آدھ سال کم ہی لکھا گیا یہ کوئی عیب کی بات نہین اور اس سے اصلیت اور حقیقت پر کوئی اثر نہین پڑ سکتا۔ دنیا مین عام طور پر اپنی عمر کے سال بتانے وقت اکثر اشخاص اندازہ اور تخمینہ ہی سے کام لیتے ہین۔ اور اس طرح ایک دو سال کی کمی بیشی ضرور ہو جاتی ہے اور یہ عیب نہین سمجھا جاتا آخر حضرت صاحب ہی کی تحریرین بڑے زور سے ۷۵ سال کی عمر ہونا ہی تو ظاہر کر رہی ہین۔ آپنے اس ایک معمولی سی بات پر جو کچھ اظہار کیا ہے۔ اس سے یقین ہے کہ آپ کا ضمیر خود آپ کو ملامت کرتا ہوگا۔ اگر بفرض محال یہہ بھی مان لیا جائے کہ یہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ تو کیا اس ایک پیشگوئی کے پورا نہ ہونے سے آپ ہزارہا صداقتون پر خاک ڈال دینگے۔ اسکی مثال تو آپ کو ہر ایک نبی اور رسول کے حالات مین ملے گی پھر وہان آپ کیا کرین گے؟ آپکا یہہ اعتراض کہ حضرت صاحب کو جو الہامات انکی موت کے متعلق ہوئے تھے ان مین کوئی دوسرا پہلو ہی نکل سکتا ہے عجیب مضحکہ خیز بات ہے بھلا کوئی پوچھے کہ جبکہ وفات کے متعلق الہامات اپنے ظاہری اور صاف صاف الفاظ مین پورے ہو گئے تو اب اور تاویل کی کیا حاجت ہے بلکہ آپنے ظاہری الفاظ مین پورا ہوتے ہوئے دیکھکر نہین مانا تو اگر کسی دوسرے معانی کی مطابق الہامات پورے ہوتے۔ تو آپ سے کیا امید ہو سکتی تھی۔ کیونکہ اسوقت تو اور بھی زیادہ آپ کو اعتراض کا موقع تھا۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے آپ کا ایک اعتراض نقل کرتا ہون۔ آپ لکھتے ہین۔ کہ "حضرت مرزا صاحب کا ایک یہ الہام ہے کہ بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہین۔ اگر حضرت صاحب دس پندرہ برس اور زندہ رہتے تب بھی مرید کہہ سکتے تھے کہ دس پندرہ برس تھوڑی مدت ہے۔" سچ ہے توریت و انجیل مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے لیکن وہان نہ نبی کریم کا نام ہے نہ شہر کا نام نہ قبیلہ کا نام نہ صحیح صحیح زمانہ کا تعین۔ اسیطرح لقد صدق اللہ رسوله الرؤیا بالحق الخ کی نسبت آپ کہہ سکتے ہین۔ کہ اس زمانہ کے مخاطب یعنے صحابہ کرام اور حضرت نبی کریم سب سر منڈواتے اور بال کترواتے۔ اور یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ حضرت نبی کریم کے سوا سب سر منڈواتے۔ غرضکہ آپ کی تحریر سے تو کچھ ایسا مترشح ہوتا ہے کہ آپکے اعتراضات وسیع نہ ہون۔ آپنے اپنے مضمون مین جس مہاجر کا ذکر کیا ہے۔ کہ انہون نے وفات کے تار کو جھوٹا تار سمجھا تھا۔ یہ کوئی عیب کی بات نہین بلکہ ان مہاجر کے لئے جائے فخر ہے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس خبر کی تغلیط کی تھی میرے نزدیک اب آپکے مضمون مین کوئی ایسی بات باقی نہین رہی جسکا جواب لکھا جاوے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

راقم (ڈاکٹر شاہ خان۔ نجیب آبادی ثم قادیانی)

تعلیم النسوان

الیوا کے چیف ایڈیٹر نے کثیر التعداد حاضرین کے جلسہ مین تقریر کی اور عورتون کی تعلیم پر طول طویل بحث کرتا رہا اس نے کہا دیکھو مرد عورت مین قابلیت کا فرق موجود ہے عورت نزاکت اور خوبصورتی کی دیوی ہے اور مرد قوت اور شجاعت کا پتلا ہے۔ اسلام کی تعلیم اس سادہ اور حقیقی اصول پر قایم ہے کہ عورت خانگی معاملات کی نگرانی کیے اور مرد بیرون خانہ سے تعلق رکھنے والے کامون کی انجام دہی مین مصروف رہے جبتک عورت ناکتخدا ہو۔ اس کی پرورش اس کے والدین پر فرض ہے اسکے بعد اس کی خورد و نوش کا کفیل اس کا شوہر ہونا چاہیے کیونکہ شارع اسلام پیغامبر خدا علیہ الصلوۃ نے یہی حکم دیا ہے۔ خانگی انتظام کیساتھ بچون کی نگرانی بھی خصوصاً شیر خوارگی کے زمانہ مین عورتون کے ذمہ کی گئی ہے عورتون کو ان کی ذمہ داری اور حالت کا احساس اور علم ہونے کی غرض سے انہین وہ باتین سکھانی ... چاہیئن منجملہ ان کی تیمارداری مادرانہ شفقت اور اس قسم کی دوسری باتین تعلیم کی جاتی ہون پھر اس کے ساتھ حفظ صحت۔ حساب کھانا پکانے اور پارچہ دوزی سے بھی واقفیت ضروری ہے۔ ہم ایک مصنف کے ہمخیال نہین کہ عورتون مین جسقدر قابلیت ہونی چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اخبارات پڑھکر انکا مطلب سمجھ سکین اور کسی قدر مالی معاملات سے بھی آگاہ ہون ان کے لئے ہر بات مین سطحی واقفیت کافی ہے ورنہ گہری قابلیت مردون کو وبال جان ہو جائے گی آخر مین اس نے زور دیا کہ قاہرہ اسکندریہ اور دیگر مقامات مین زنانہ مدارس قایم کرنے کی سخت ضرورت ہے جہان عورتون کو ایسی باتون کی تعلیم دیجائے اور میرے نزدیک یہہ تجویز ہر پہلو سے پسند ہے۔

اے بخبر بخدمت قرآن کمر بہ بند
زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلان نماند

مختلف تجویزیں اور آئے دن خیالات کی جدت شاید دماغ کی پریشانی اور جنون کی کوئی قسم سمجھی جاوے لیکن عقل سلیم رکھنے والے یہہ کبھی نہیں مان سکتے کہ ایک ہی امر کی تکمیل کے لئے مختلف راہیں یا صورتوں کا اختیار کرنا پریشانی دماغ کا نتیجہ ہے۔ علاوہ بریں اگر کوئی آدمی محض اس خیال پر مفید اور مبارک اور ضروری کلام کے کرنے سے رکتا ہے۔ کہ اسکے احباب اور معاصر اسے کیا کہینگے تو میرے اپنے ایمان میں وہ دنیا کی جھوٹی مدح و ذم کا اسیر ہے اور اخلاص اور خالصۃً لوجہ اللہ ایک کام کرنے سے عاری ہے۔

میں نے جب سے الحکم جاری کیا ہے جن کاموں کو قوم کے لئے ضروری سمجھا مختلف اوقات میں انکی تحریک کرتا رہا اور حتی الوسع خود ان میں حصہ لیا ان کا مکمل ہوجانا ایک وقت کو چاہتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہیگا ہو رہیگا۔ جو لوگ ان باتوں میں پڑتے ہیں۔ وہ سنت اللہ سے واقف ہوتے ہیں اس مختصر تمہید کے بعد میں پھر ناظرین کو **خوشخبری** سنانی چاہتا ہوں کہ میں **قرآن مجید** کے ترجمہ اور تفسیر کی بہت بڑی ضرورت محسوس کرتا ہوں میں نے جب اولاً تفسیر القرآن لکھنی شروع کی تھی تو ہمارے موجودہ امام اور خلیفۃ المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر اس طرز پر سورۃ فاتحہ کی تفسیر بھی شایع ہوجائیگی تو میں کامیابی سمجھونگا۔ گر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں سورۃ بقر کی تفسیر شایع کرسکا اور سورۃ آل عمران کا بھی ایک حصہ چھپا ہوا ہے شروع سال میں قرآن مجید کے ترجمہ کے متعلق تجویز ہوئی۔ جو آخر ملتوی کرنی پڑی۔ اور باوجود سات مہینے گذرنے کے منشی عبدالرشید صاحب کی طرف سے کوئی طیاری مجھے معلوم نہیں ہوئی۔ اور اگر ایسے طور پر ہوچکا۔ مجھے علم نہیں تو وہ مجھے ایک کہنے سے معذور رکھینگے اسسبب کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے بیعت میں قرآن مجید کے پڑہنے کا خاص طور پر اقرار لیا تو میرے دل میں جنبش اور جوش پیدا ہوا کہ اس اقرار کی عظمت اور ضرورت کے لحاظ سے جیسی کچھ بھی ہو حسن نیت اور اخلاص کے ساتھ قدر ہونی چاہئے۔ اور آپ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایک ترجمہ مع ..... نوٹوں کے شایع ہوجاوے اور اسکے لئے میں نے پسند کیا ہے۔ کہ خلافت کے بعد جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح نے درس شروع کیا ہے وہاں سے ہی اس کو چھاپا جاوے اور ایک ایک پارہ شایع ہوتا رہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

بعض کہیں گے کہ پہلے تفسیر نامکمل ہے اسکے لئے یہ وعدہ ہوا۔ اور وہ ہوا میں اسکا مختصر جواب ہے اور یہ ہے آیا میں ان باتوں میں بن نہیں پڑونگا میں اس کام کو قرآن شریف کی خدمت سمجھ کر کرنی چاہتا ہوں جتنی ہو اور جس طرح ہو۔

یہہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ کس قسم کا ہوگا۔ اسکا نمونہ میں ذیل میں دیتا ہوں۔ اس اعلان سے میری غرض صرف یہ ہے۔ کہ میں اپنے اخبار کے ناظرین کو مطلع کردوں کہ میں ان میں سے ہر ایک کے نام دو دو جلدیں اسکے شایع ہونے پر قیمتاً طلب بھیجونگا اور اسی لحاظ سے میں دو ہزار کاپیاں چھاپونگا۔ جن میں سے پانچو جلدوں کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ خاص انتظام کیا جائیگا۔

۱۳۔ اگست ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ پارہ خریداران الحکم کے پاس پہنچیگا۔ اس میں یہ لحاظ رکھا جاوے گا کہ سورۃ کے شروع سے ہو۔ اور سورۃ پر ختم ہو۔ اسطرح پر بعض اوقات ایک پارہ سے یہ حصہ بڑھ جایا کرے۔ مگر یہ طریق اس ..... سلئے ملحوظ رکھا ہے تاکہ سلسلہ مطعون میں فرق نہ آوے کاغذ انشاء اللہ عمدہ لگایا جاویگا اور تقطیع موزون ہوگی۔ ہدیہ کے متعلق ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جو صاحب نہ لینا چاہیں وہ ابھی سے مجھے اطلاع دیں ورنہ اگر میں نے انپر اعتماد کرکے کہ وہ اس کی اشاعت ..... میں میرے معاون ہیں۔ اور اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی اشاعت ان کو وی۔ پی بھیجا اور انہوں نے واپس کردیا تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ اسلئے میں ۱۸۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کو چھاپ رہونگا جو احباب اسوقت تک مجھے اطلاع دیں گے کہ وہ کسی وجہ سے نہیں لے سکیں گے انکے نام ہرگز نہیں بھیجا جاویگا۔ ورنہ کل خریداران الحکم کے نام دو دو کاپیاں بھیجی جائیں گی اور اگر کوئی دو سے زیادہ لینا چاہیں تو بھی اطلاع دیں۔ نمونہ کے لئے ایک رکوع درج ذیل ہے۔ جس سے ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کا انداز آسانی سے معلوم ہوسکے گا۔ بالآخر التماس ہے کہ ناظرین اس خادم کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کے لئے جوش اور جوش کیسا تھ اخلاص اور سچی سمجھ اور فہم اور اسکے ساتھ اسباب عطا فرماوے کسی سے ایک پائی بھی بطور پیشگی نہیں لیجاویگی۔

یاد رہے یہ خط اور کاغذ کا نمونہ نہیں ہے وہ کسی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ دونگا۔

(یعقوب ایڈیٹر الحکم)

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ۝ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ۝ اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَ هُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ۝ وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓىٕكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَ یُسْــٴَـلُوْنَ۝ وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ۝ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ۝ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ۝ وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ۝ قٰلَ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ۝

ترجمہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے (اپنے لئے) بیٹیاں اختیار کیں اور تمکو بیٹوں کے ساتھ برگزیدہ کیا (۱۶) اور جب ان میں کسی کو اس چیز کی بشارت دیجاوے۔ جو وہ رحمٰن کے لئے بیان کرتا ہے تو اس کے چہرہ پر سیاہی چھا جاتی ہے اور وہ غصے سے اندر ہی اندر گھٹا ہوا ہوجاتا ہے (۱۷) کیا وہ مخلوق جو زیورات میں پرورش پاتی اور مقابلہ میں کھل کر نہیں نکل سکتی (۱۸) اور ان لوگوں نے فرشتوں کو جو عباد الرحمٰن ہیں دیویاں ٹھیرا لیا ہے کیا یہہ لوگ ان کی بناوٹ کیوقت موجود تھے۔ ضرور ان کی یہہ شہادت محفوظ رکھی جاوے گی۔ اور ان سے پوچھا جاویگا (۱۹) اور انہوں نے کہا کہ اگر اللہ رحمٰن چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے ان کے پاس کوئی علمی دلیل اس عذر پر نہیں ہے وہ اٹکل بازی کرتے ہیں (۲۰) کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب اس سے پہلے دی ہے؟ جس سے وہ دلیل پکڑتے ہوں (۲۱) بلکہ انکا تو یہہ قول ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی (مذہب عقیدہ) پر پایا۔ اور ہم انہیں کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں (۲۲) اور اسی طرح تجھ سے پہلے بھی (ہوتا رہا) جس کسی بستی میں ہم نے اپنا رسول ڈرانے والا بھیجا۔ اس بستی کے آسودہ حال لوگوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک دین پر پایا ہے انہیں کے نقش قدم پر ہم چل رہے ہیں (۲۳) اس نذیر نے کہا کہ اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے زیادہ منزل مقصود پر پہونچانے والا دین لایا ہوں؟ جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ انہوں نے کہا ہم تو آپ کی رسالت کا انکار کرتے ہیں۔ (۲۴) اسپر ہم نے ان سے انتقام لیا پس دیکھو! کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (۲۵) (سورۃ زخرف رکوع ۲)

اس رکوع پر تفسیری نوٹ

قرآن شریف کا اسلوب کلام

یاد رکھو کہ قرآن شریف کا اسلوب کلام ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ وہ رذائل کو چھوڑا کر فضائل کو اسکے بالمقابل پیش کرتا ہے یہہ رذائل خواہ اعتقاد کے متعلق ہوں خواہ عملیات سے وابستہ ہوں اور پھر ان میں سے خواہ امور اخلاقیہ کے متعلق ہوں یا مجلسی یا سیاسی قوانین سے منسوب۔ غرض ہر پہلو میں رذائل کو دور کرکے فضائل عطا

کرتا ہے۔ اور یہ ایک امر قرآن کریم کے منجملہ دوسرے اعجازوں کے ایک اعجاز ہے۔

پھر قرآن شریف میں جہاں مناظرہ کے علوم پر بحث کی ہے یعنے اسلام کے سوائل باطلہ سے جہاں کلام کیا ہے وہاں سب سے اول جس امر کو قرآن شریف ملحوظ رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ غلط مبحث نہیں ہونے دیتا۔ جس امر کو شروع کیا ہے اس پر **قول فیصل** دیکر دوسرے امر کو چھیڑتا ہے اور اگر قرآن شریف کے اس طرز اور اسلوب کو ملحوظ رکھکر ملل باطلہ سے کلام کیا جاوے تو انشاء اللہ ضرور مفید اور بابرکت نتیجہ پیدا ہونے کی توقع ہو سکتی ہے۔

پھر ایک اور ضروری **نکتہ** ہے جسکے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے قرآن کریم پر اعتراض کیا ہے یا اس کی خوبیوں کے سمجھنے سے قاصر رہے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ **قرآن شریف** اور دوسری **وحیوں** کا بھی یہ عام اسلوب ہے کہ جبتک ان کے ساتھ بعض خاص الفاظ مثلاً **ابداً** یا **خالدین** یا **کلہم** یا **اجمعین** نہ ہوں وہ ایک مختص المقام یا مختص الزمان کے طور پر ہوتے ہیں اگر ان کو عام کیا جاوے تو کم ازکم وہ لطف اور ذوق نہیں آسکتا جو اس مقام پر رکھا گیا ہے پس ان ہر سہ اصولوں کو مد نظر رکھکر اس سورہ زخرف کے دوسرے رکوع میں اللہ تعالےٰ ایک خاص قوم کا رد کرتا ہے۔

اس رکوع میں کس قوم کا رد منظور ہے عرب میں ایک قوم تہی جو ابو عامر کہلاتی تہی۔ اس قوم کا اعتقاد تہا کہ فرشتے خدا کی **بیٹیاں** ہیں اور اس اعتقاد کی بنا پر ان کو بھی معبود سمجھتے تھے پس اللہ تعالےٰ انکی تردید کرتا ہے جیسا کہ فرمایا **ام اتخذ مما یخلق بنت** الاٰیۃ۔

اس اعتقاد کی تردید کے دلایل — **سب سے پہلی دلیل** تو خود انہی الفاظ میں موجود ہے۔ **ام اتخذ مما یخلق** کیا معنی کیا وہ اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے لڑکیاں تجویز کرتا ہے یہ الفاظ اس طرح پر دلیل کے رنگ میں ہیں کہ بنات یا بنون صورت **نوعی** میں اپنے والد کے شریک اور اسکا ایک جزو ہوتے ہیں لیکن جو چیز اللہ تعالےٰ کی **مخلوق** ہے وہ اس کی شریک بصورت **نوع** کیونکر ہو سکتی ہے۔؟

دوسری دلیل فطرتی اور وجدانی ہے یعنے لڑکیوں کے مقابلہ میں لڑکے تمہارے نزدیک ممتاز مخلوق ہے کیونکہ تم لڑکوں کی حفاظت کرتے اور لڑکیوں کو مار ڈالتے ہو تو پھر کیا اس نے اپنے لئے ناقص اور معیوب **مخلوق** کو تجویز کرنا تہا اور تمہارے لئے افضل امر؟ اسپر فطرتی شاہد پیش کیا۔ **وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُہُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ** الاٰیۃ یعنے اگر کسی شخص کو تمہاری قوم میں سے مثلاً یہ اطلاع دیجاوے کہ اسکے گہر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے تو اندر ہی اندر اسکا دل بجہ جاتا ہے اور اس غیظ و غضب کیوجہ سے چہرہ پر رونق اور تازگی کی بجائے جو نشاط کا نتیجہ ہوتی ہے سیاہی اور مردنی چہا جاتی ہے ایسی حالت اور صورت میں جو امر تم اپنے لئے بہی تجویز نہیں کرتے خدا تعالےٰ کے لئے اسکا جواز کیوں پسند کرتے ہو؟

پہر

نوع انسان کی اس صنف کی دوسری فطری کمزوریوں کو پیش کیا۔ کہ چونکہ وہ مرد کی دلربائی کے لئے پیدا ہوئی ہے اسوجہ سے وہ اپنی کمزوریوں کو چہپانے کے لئے زیورات سے کام لیتی ہے اور بوجہ اپنے قویٰ کی نزاکت کے اس قابل نہیں کہ مقابلہ میں علیٰ رؤس الاشہاد نکل سکے گویا ایسی کمزور اور ضعیف الفطرۃ مخلوق کو تم اللہ تعالےٰ کا شریک اور جزو ٹھہراتے ہو۔ جو بالبداہت باطل ہے۔

اس اعتقاد کی کمزوری اور بطالت پر پہر اور آفاقی دلایل پیش کئے پہلے دلایل النفسی تھے ان دلایل افاقیہ میں سے پہلی دلیل **اشہدوا خلقہم** یہ ہے۔

یعنے ملایکۃ اللہ کو جو تم بنات الرحمٰن اور دیبیاں قرار دیتے ہو۔ کیا تم ان کی فطرت اور بناوٹ پر کوئی **عینی شہادت** دے سکتے ہو؟

پہلی دلیل سے عام اخلاقی سبق — اس دلیل کو پیش کرکے قرآن مجید ایک عام اخلاقی سبق سکہاتا ہے۔ کہ جس امر کے متعلق تمہارا ذاتی مشاہدہ اور کامل علم نہ ہو۔ اس پر اصرار نامناسب اور بیجا ہے۔ اس میں ان لوگوں کا بہی صریح رد ہے جو یہہ کہتے ہیں۔ کہ **اسلام** دلایل عقلی اور مشاہدہ صحیحہ سے الگ رہنا سکہاتا ہے حالانکہ اسلام اور قرآن مجید **مشاہدہ** صحیحہ کو اول لیتا ہے۔ قرآن مجید کی یہی اصل ہے جو موجودہ گورنمنٹ کے **قانون شہادت** میں کام کر رہی ہے +

اس دلیل میں پیشگوئی — اس دلیل میں یہہ حصہ ستکتب شہادتہم ویسئلون ایک پیشگوئی کا رنگ اپنے اندر رکہتا ہے یعنے اس شہادت کے متعلق جو گویا جہوٹی شہادت ہے۔ ہم مواخذہ کرینگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب وہ وقت آتا ہے جب بنات الرحمٰن اور اناث الرحمٰن تجویز کرنیوالے مغلوب اور مقہور ہو جاینگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب ہونگے۔

مکی سورتوں میں خصوصیت — بہت تہوڑے لوگ ہونگے جو قرآن کریم کی مکی سورتوں کی خصوصیتوں پر توجہ کرتے ہوں۔ منجملہ اور خصوصیتوں کے ایک بڑی بہاری خصوصیت ان سورتوں میں یہ ہے کہ **دلائل نبوت** اور **ثبوت نبوت** کیلئے ان میں عظیم الشان جلالی پیشگوئیاں ہیں۔

دوسری دلیل جو بطور نقض قول مشرکین بیان کی ہے — پہر اناث الرحمٰن تجویز کرنیوالے یہ عذر پیش کرتے ہیں وقالوا لو شاء الرحمٰن ما عبدنٰہم یعنے اگر رحمٰن نہ چاہتا تو ہم ان دیویوں کی پرستش نہ کرتے؟ اس کا نقض یوں فرمایا۔ ما لہم بذالک من علم اس امر پر ان کے پاس کوئی علمی دلیل نہیں ہے نری اٹکل بازی کا ہر

صفت رحمٰن عبادت کو نہیں چاہتی — اس کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ صفت رحمانیت کا اقتضا عبادت نہیں ہے وہ تو بلا مانگے اور بغیر کسی عمل کے اپنا ظہور دربروز فرمارہی ہے پس یہ کہنا انکا غلط ہے۔ کہ گویا رحمٰن کی ایسی ہی مشیت ہے۔ کہ ہم **اناث الرحمٰن** تجویز کرکے ان کو معبود ٹھیرائیں۔

ایک غلط فہمی کا دفاع — مسئلہ تقدیر کا بیان پیش کرنا سخت نامناسب امر ہے مگر بعض لوگ اپنی **قلت نظر** کیوجہ سے تقدیر کے مسئلہ کو جو تمام بلند پروازیوں کی جڑ ہے لے بیٹھتے ہیں اسلئے نہایت ہی مختصر طور پر یہاں یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قوائے انسانی کی بناوٹ دو قسم کی واقع ہوئی ہے ایک حصہ وہ ہے جو انسانی تصرف اور عمل کے نیچے ہے مثلاً آنکہہ کا کہولنا اور بند کرنا اسلئے شریعت حقہ نے اوامر و نواہی کا جوا ان قوائے پر رکہا ہے جیسے انسانی تسلط اور حکومت ہے جیسے اوپر کی مثال میں غض بصر کا حکم دیا۔ ان قوائے کے متعلق جو احکام دئے گئے ہیں انکے فعل یا ترک پر خلاف ورزی کی صورت میں سزا مترتب ہوتی ہے۔ لیکن دوسرا حصہ بناوٹ انسانی کا وہ ہے جن پر انسانی تصرف کچہہ نہیں۔ مثلاً بڈیوں کا بڑہنا جسم کا نشوونما پانا قد کا چہوٹا یا بڑا ہونا یا مختلف رنگ کا ہونا ان پر کوئی حکم اور شرعی قانون نافذ نہیں کیا گیا۔ جب انسان اس تقسیم کو مسئلہ تقدیر میں ملحوظ رکہیگا تو ایسے انشاء اللہ العزیز ان شبہات سے بچ رہیگا جو اسپر وارد کئے جاتے ہیں۔

غرض اس دوسری دلیل میں مشرکین سے علمی دلیل کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسے پیش کرو۔ اب فطرت صحیح مشاہدہ صحیح علم صحیح کے بعد پھر نصوص اور منقول کا مطالبہ کیا۔

ام اٰتینٰہم کتٰباً اٰیۃ

اچہا اگر فطرتی۔ عینی علمی دلایل پیش نہیں کرتے۔ تو پہر نقل صحیح پیش کریں۔ مگر وہ نہیں کر سکتے۔ صرف ایک عذر ہے **وہ کیا؟** **بل قالوا انا وجدنا اٰباءنا** الاٰیۃ۔ یعنے ہم نے باپ دادوں کو اسی طریق پر پایا۔ یہ عذر کوئی معقول عذر نہیں بلکہ وہی پرانا عذر ہے جو ہر زمانہ میں **منکران رسالت** نے پیش کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ **مرسل اللہ** کے بالمقابل ایسا عذر کرنا یہ بہی ایک سنت پیشینیاں چلی آتی ہیں۔ آج حضرت مسیح موعود کے بالمقابل بہی یہی رونا رویا جاتا ہے مگر خدا تعالےٰ اس عذر کو بہی باطل کرتا ہے۔

۳۰۔ جولائی کا اخبار شایع نہیں ہو سکا

(مینیجر)

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ

اصلی ممیرا جو آج کل قریباً اڑھائی سو روپیہ تولہ پر فروخت ہوتا ہے اور ممیریکا سرمہ دو روپیہ تولہ پر فروخت کیا جاتا ہے میرے پاس موجود ہے میں اسکے لئے لمبے چوڑے سندات پیش نہیں کرنا چاہتا اسلئے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامۃ اور دوسرے بزرگان ملت نے اسکو اصلی ممیرا شناخت کرکے خود خرید فرمایا ہے میں عام لوگوں کے نفع کیلئے اصلی ممیرا (چھ روپیہ) تولہ پر اور سرمہ ممیرا ۸؍ تولہ پر فروخت کرتا ہوں اور اسکے ساتھ ہی یقین دلاتا ہوں۔ اگر میرا اس اشتہار کے موافق مصدقہ نہ ہو تو میں قیمت واپس۔ اسلئے سچائی کے اظہار کیلئے یہی ایک امر کافی ہے +

نوٹ۔ میری دوکان سے ہر قسم کی لنگی اور کلاہ بھی ملسکتی ہے

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر قادیان دارالامان

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیدھی رنسی دار کشمیری لکڑی کے ساتھ ہینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائدار ہے قیمت ۔ کرکٹ بیٹ سیدھی ربڑ دار کشمیر کی لکڑی ۷ کین ہینڈل دو ربڑ کے میچ کے لئے نہایت عمدہ ہے عہ

کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا ۶ ۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے عہ

بچوں کے کرکٹ بیٹ ۱۲-۱۴ کیواسطے وسٹ ایکٹرکس ایکسل لکڑی کا فی بکس فی سٹ ۔

فٹ بال عمدہ کاو ماد پائدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائدار

کیلئے فٹ بال ۔ بلیڈر

کرکٹ بال گستریوں نہایت عمدہ مضبوط چمڑے کے

کرکٹ میں

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سرٹیفیکیٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم کرکٹ بیٹ ۔ ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف

پایا۔ میں اس کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں + نیاز مند

حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجان پور ٹیڑہ۔ گانگڑہ

ڈھائی پیسہ کا خراس



مستری ارادہ اللہ ۔ ملاح بن بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت سست ہو اسکے کچھ بہت نہیں کہ کونسی شکایت ہے آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایک مرتبہ دست صاف ہوجاتا ہے اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈوون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈوونس ڈینرپلس) کھا لیجئے دوسرے روز صبح آپ کو دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپکو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا بنیض کیونکہ آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایات ہیجان صفرا صفراوی بخار یا تپ۔ بدہضمی سوہضمی چہرہ کی کمزوری جسم کی نکاہت امراض قلب یعنے دل دودار یعنے چکر آنا۔ درد سر نفخ۔ کھٹے ڈکاریں آنا اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی تو خون کثیف ہوجاتا ہے اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہوجاتی ہیں۔ ڈوون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈوونس ڈینرپلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکورالصدر مرضوں کو شافی ہیں۔ کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے انجروں کو آنتوں میں سے نکالتی ہیں جگر کو قوت عطا کرتی ہیں صفرا یعنے تپ کو اچھی طرح بہاتی ہیں جسم کو پاک اور صاف کرتی ہیں۔ اور مرد عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشتی ہیں۔

بارہ آنہ والی

قیمت ۴؍ ۸؍ اور بارہ آنہ والی شیشی میں ساٹھ گولیاں ہیں جو ۴؍ والی شیشی کی گولیوں سے تگنی ہیں کل دوا فروشوں سے ملتی ہے۔ یا ڈوون لی اور باکس سبئی کے پاس سے

ڈوون کا مرہم (ڈوونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہوجاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی دفعہ یا چہاجن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سر خبادہ۔ کہر جوا کیڑ۔ چنبہ داد اور جلد کی سب طرح کی سوزش نمکین ثبور اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے تمام دوا کا مداران کے پاس قیمت ۱۲؍ دو روپیہ فیڈ بیا

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جسکی کمیشن ومنافع سے آپ مالامال ہوسکتے ہیں۔ اس تریاق بے نظیر وسریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنیسے طاعون وجملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اگر مبتلاے طاعون کے کا ن میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکا کے بایئں اور گلٹی میں ملاکر مٹی پر مالش کی جاوے تو سردرد بخار چند منٹ درد اور سرسام وگلٹی کا خطرہ کا فور اور تمام جسم میں جلد صحت وسرور حاصل ہوگا تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور اسکے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہوسکتا ہے۔ یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشاء اداے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی عہ گران انگلس سے جو ایجنٹ ہونا یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت (الشرط) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ نذراجرت سے مطلع فرماویں +

المشتہر نجم الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور



اسکاٹ لینڈ براؤن لمیٹڈ ڈیویکرگیٹس لنڈن